# عزمِ شاعر

## شاعر مشرق پر طائرانہ نظر ڈالتا ہے

از جناب نہال سیوہاروی

فروغِ داغِ جگر بن کے چھاؤں گا اِک دن
ضیائے مہر کو تارے دکھاؤں گا اِک دن

بہشتِ تازہ بنے گی ہر اک زمینِ سخن
روش روش پہ نئے گل کھلاؤں گا اِک دن

لہو سے اپنے نکھاروں گا کشتِ مشرق کو
پھر اس کو رنگِ جوانی پہ لاؤں گا اِک دن

وہ جبر نام ہے جس کا غلامیِ انساں
فنا کی گود میں اُس کو سلاؤں گا اِک دن

نظر سے خلق کی گر جائے گی بلندیِ چرخ
وہ اوج خاکِ وطن کا بڑھاؤں گا اِک دن

وہ ارضِ تشنہ جہاں موت کو ترستے ہیں
وہاں حیات کے دریا بہاؤں گا اِک دن

مرے کلام کی گرمی کو رائیگاں نہ کہو
جہانِ ظلم پہ بجلی گراؤں گا اِک دن

دلیل جادۂ پستی ہے عجزِ انساں کا
اسے غرور کے آئیں سکھاؤں گا اِک دن

یہ رنگ و نسل کے زنداں یہ غیریت کے حصار
مٹاؤں گا انھیں اِک دن، مٹاؤں گا اِک دن

کریگا ایک جہاں جسکے حرف حرف پہ رقص
وہ نظمِ وحدتِ آدم سناؤں گا اِک دن

سماج اپنے گھروندے سے ہوشیار رہے
پکار دو کہ میں طوفان اُٹھاؤں گا اِک دن

ہے جن قباؤں میں کھل کھیلتی گنہگاری
میں اُن قباؤں کے پرزے اُڑاؤں گا اِک دن

عطا کروں گا وہ انوار شامِ محنت کو
جوابِ صبحِ درخشاں بناؤں گا اِک دن

بیاہ دیکھو گے سرمایہ دار کی دُنیا    چراغِ قصرِ امارت بُجھاؤں گا اِکدن
جہاں سے محو کروں گا اثر قدامت کا    نئے خیال کی دُنیا بساؤں گا اِکدن
وہ ذرّے جھینپتے ہیں آج جو ستاروں سے    اُنہی کو مہرِ فروزاں بناؤں گا اِکدن
جمالِ شاہدِ معنی کو پوجنے والو    نقابِ شاہدِ معنی اُٹھاؤں گا اِکدن
ہے میرے شعر کی تقدیر میں جہانگیری    تمام عرصۂ عالم پہ چھاؤں گا اِکدن

ابھی نہیں یہ جہاں مجھ سے روشناس نہالؔ
میں کون ہوں، یہ جہاں کو بتاؤں گا اِکدن